بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم - منگل

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۸۹ ہجری قمری ۹ فتح ۱۳۴۸ ہش ۹ دسمبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۸۵

جماعت کے جملہ بھائیوں اور بہنوں کے نام

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا پیغام

جلسہ سالانہ کے بابرکت ہونے اور حضرت خلیفۃ المسیح ثالث ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کیلئے خاص دعا کی تحریک

لاہور چھاؤنی (۳ دسمبر ۱۹۶۹ء)

بنام برادران و خواہرانِ جماعت! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

انشاء اللہ تعالیٰ عزیزہ آصفہ اور مبشر احمد ۴ کو کراچی اور ۶ کو لاہور پہنچیں گے۔ دعا کی درخواست ہے کہ بخیر خدا تعالیٰ لائے اور یہاں بھی خیر ہو خیر ہی رہے۔ میں انشاء اللہ سات یا آٹھ کو ربوہ پہنچ جاؤں گی۔ اب سب برادرانِ جماعت یہاں خطوط بھیجیں ربوہ کے پتہ پر بھیجیں۔

آجکل خطوط کی کثرت ہے میں لکھنے سے معذور ہوں۔ چھوٹی بچیاں بھی بیمار رہیں بالکل ہی فرصت نہیں ملی بہت ڈاک اکٹھی ہوئی پڑی ہے۔ دعا بفضلہ تعالیٰ سب کے مقاصدِ خاص کے لئے بھی اور وہ دعائیں جو ہم سب کے لئے اوّل درجہ پر ضروری ہیں میں کرتی ہوں۔ مجھے بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

آجکل کی دعاؤں میں جلسہ سالانہ کے بابرکت ہونے مہمانوں میزبانوں مقرروں سب کی صحت خیریت کی دعا اور سب سے بڑھ کر حضرت خلیفۃ المسیح ثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت سلامتی کی دعا کرنی ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کے زبان و قلم سے خاص اپنے عطا کردہ علم و عرفان نورِ ہدایت روحانیت کے چشمے جاری فرمائے اور سب لوگ نورِ ایمان سے سینے تازہ اور زیادہ معمور کر کے جائیں، احمدیت کو غلبہ ہو، اسلام کی فتحِ نمایاں آپ کے ہاتھوں سے ظہور میں آئے۔ آمین۔

والسلام

مبارکہ

شکریۂ احباب اور رمضان المبارک کے ایّام میں خاص دعاؤں کی درخواست

(محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب۔ ربوہ)

جیسا کہ احبابِ جماعت کو علم ہے خاکسار پر جولائی کے پہلے ہفتہ میں دل کا حملہ ہوا تھا اور مجھے قریباً چار ماہ تک صاحبِ فراش رہنا پڑا۔ اب کچھ عرصہ سے چلنے پھرنے کی اجازت ہوئی ہے۔ حملہ بہت سخت تھا مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل اللہ تعالیٰ نے جو محبت اور اخوت احبابِ جماعت کے دلوں میں پیدا کر دی ہے اس کا نتیجہ تھا کہ دوستوں نے نہایت دلسوزی کے ساتھ خاکسار کی صحت یابی کے لئے دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشا اور اپنے فضل سے مجھے شفا عطا فرمائی، الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ میں تمام احبابِ جماعت کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے دعاؤں سے میری مدد کی، اور اُن دوستوں کا بھی ممنون ہوں جو میری عیادت اور دلجوئی کے لئے بذاتِ خود تشریف لاتے رہے اور اُن احباب کا بھی ممنون ہوں جنہوں نے خیر و نجات سے بذریعہ تار و خطوط خیریت دریافت کی۔ میں دوستوں کے خطوط اور تاروں کا انفرادی طور پر علیحدہ جواب بھی دے رہا ہوں، مگر رمضان المبارک کے ایّام سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے میں نے چاہا کہ اجتماعی شکریہ بھی ادا کر دوں

(باقی ص۸ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے حضور ایدہ اللہ کی حرمِ محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ — حضور ایدہ اللہ ۶ ماہ فتح ۱۳۴۸ ہش کو مسجد مبارک میں نمازِ فجر پڑھانے کے بعد کچھ وقت رونق افروز ہو کر اپنے خدام سے گفتگو فرماتے رہے۔ مسجد میں مکھیوں کے زیادہ ہو جانے کا ذکر ہوا تو حضور نے فرمایا مکھی گو ایک حقیر کیڑا ہے لیکن اگر ایک لحاظ سے دیکھا جائے تو انسان سے زیادہ طاقت ور ہے۔ اگر مکھی کھانے میں سے ایک ذرّہ اٹھا کر لے جائے تو انسان اُس سے وہ ذرّہ چھڑا نہیں سکتا۔

سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا اگر انسان غور کرے تو مکھی انسان کو یہ تنبیہ کرتی ہے کہ میں ایک ذرا سی اور حقیر چیز ہوں مگر تم مجھ سے اتنا گھبراتے ہو لیکن وہ شیطان جو تمہارے نفس کے اندر ہے اس سے تم نہیں گھبراتے حالانکہ نفس کے شیطان سے انسان بچا رہے تو ٹھیک ورنہ وہ جہنم میں جا پڑتا ہے۔

حضور نے فرمایا نفس کے شیطان سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ نسخہ بتایا ہے کہ وہ رحمان کی رحمانیت کو یاد رکھے اور ہمیشہ اُس کی اِس صفت اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے بے پایاں افضال پر غور کرتا رہے۔ اِس ضمن میں حضور نے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ کا ورد جاری رکھنے کی اہمیت پر زور دیا اور فرمایا انسان کے اندر ہر وقت یہ احساس بیدار اور زندہ رہنا چاہیئے کہ ہر چیز ہمیں خدائے رحمٰن نے اپنی صفتِ رحمانیت کے ماتحت عطا کی ہے وہ ہماری اپنی نہیں تبھی انسان نفس کے شیطان سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب شمس مبلغ جرمنی وہاں کئی سال فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد ۴ فتح (دسمبر) کو بذریعہ جنب ایکسپریس ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ ریلوے سٹیشن پر کثیر تعداد میں احباب نے آپ کا استقبال کیا۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا مرکزِ سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے اور آپ کو بیش از پیش خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکالتِ تبشیر)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ فتح ۱۳۴۸ ہش

انسانی حقوق

(۲)

آخر سوچنا چاہیئے کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ یو۔این۔او تو ہر سال انسانی حقوق کے عالمی منشور کا بڑی دھوم دھام سے دن مناتی ہے اور اعلان پر اعلان جاری کرتی ہے جیسا کہ اعلان کی تمہید میں تسلیم کیا گیا ہے کہ

"چونکہ ہر انسان کی ذاتی عزت اور حرمت اور انسانوں کے مساوی اور ناقابلِ انتقال حقوق کو تسلیم کرنا دنیا میں آزادی، انصاف اور امن کی بنیاد ہے۔

چونکہ انسانی حقوق سے لاپرواہی اور ان کی بے حرمتی اکثر ایسے وحشیانہ افعال کی شکل میں ظاہر ہوئی ہے جن سے انسانیت کے ضمیر کو سخت صدمے پہنچے ہیں اور عام انسانوں کی بلند ترین آرزو یہ رہی ہے کہ ایسی دنیا وجود میں آئے جس میں تمام انسانوں کو اپنی بات کہنے اور اپنے عقیدے پر قائم رہنے کی آزادی حاصل ہو اور خوف اور احتیاج سے محفوظ رہیں۔

چونکہ یہ بہت ضروری ہے کہ انسانی حقوق کو قانون کی عملداری کے ذریعے محفوظ رکھا جائے۔ اگر ہم یہ نہیں چاہتے کہ انسان عاجز آکر جبر و استبداد کے خلاف بغاوت کرنے پر مجبور ہوں۔

چونکہ یہ بہت ضروری ہے کہ قوموں کے درمیان دوستانہ تعلقات کو بڑھایا جائے۔

چونکہ اقوامِ متحدہ کی ممبر قوموں نے اپنے چارٹر میں بنیادی انسانی حقوق، انسانی شخصیت کی حرمت اور قدر اور مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق کے بارے میں اپنے عقیدے کی دوبارہ تصدیق کر دی ہے، اور وسیع تر آزادی کی فضا میں معاشرتی ترقی کو تقویت دینے اور معیارِ زندگی کو بلند کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔

چونکہ ممبر ملکوں نے یہ عہد کر لیا ہے کہ وہ اقوامِ متحدہ کے اشتراکِ عمل سے ساری دنیا میں اصولاً اور عملاً انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کا زیادہ سے زیادہ احترام کریں گے اور کرائیں گے۔

چونکہ اس عہد کی تکمیل کے لئے بہت ہی اہم ہے کہ ان حقوق اور آزادیوں کی نوعیت کو سب سمجھ سکیں۔ لہٰذا جنرل اسمبلی اعلان کرتی ہے کہ انسانی حقوق کا یہ عالمی منشور تمام اقوام کے واسطے حصولِ مقصد کا مشترک معیار ہوگا تاکہ ہر فرد اور معاشرے کا ہر ادارہ اس منشور کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھتے ہوئے تعلیم و تبلیغ کے ذریعے ان حقوق اور آزادیوں کا احترام پیدا کرے اور انہیں قومی اور بین الاقوامی کارروائیوں کے ذریعے ممبر ملکوں میں اور ان قوموں میں جو ممبر ملکوں کے ماتحت ہوں منوانے کے لئے بتدریج کوشش کر سکے۔"

(خبرنامہ اقوامِ متحدہ یکم دسمبر ۱۹۶۹ء صـ۵)

مگر اس کا جو نتیجہ نکل رہا ہے وہ ہم شروع میں بیان کر چکے ہیں۔

آج سے تیرہ چودہ سو سال پہلے انسانی حقوق کا عالمی منشور بغیر کسی خاص اہتمام کے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا جو خطبہ الوداع کے نام سے مشہور ہے۔ چند ایک شقیں اس کی ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں:۔

"۲۶۔ ذیقعدہ ۱۰ھ کو آنحضرتؐ حج بیت اللہ کا عزم فرما کر مدینہ سے مکہ کی جانب روانہ ہوئے۔ مہاجرین و انصار اور رؤسائے عرب کی ایک بھاری جمعیت ہمرکاب تھی۔ ۴۔ ذی الحجہ کو مکہ میں ورود فرما ہوئے اور لوگوں کو مناسکِ حج سکھانے کے بعد عرفات میں ایک خطبہ کے دوران میں فرمایا:۔

"لوگو! جو کچھ میں کہوں غور سے سنتے جاؤ۔ شاید میں اس کے بعد یہاں تم سے نہ مل سکوں۔ اس دن اور اس مہینے کی طرح تم پر ایک دوسرے کے جان و مال بھی حرام ہیں۔ امانتیں مالکوں کو لوٹا دو۔ دوسروں پر ظلم روا نہ رکھو تاکہ تم بھی ظلم کا نشانہ نہ بنو۔ سود حرام ہے۔ شیطان کی امیدوں پر اوس پڑ گئی۔ اب یہاں اسکی پرستش نہیں کی جائے گی۔ لیکن معمولی امور میں اس کی اطاعت جاری رہے گی۔ اس لئے تم شیطان کی فرمانبرداری سے بچو۔ لوگو! جس طرح تم عورتوں پر حق رکھتے ہو۔ عورتیں بھی تم پر حق رکھتی ہیں۔ عورتوں پر احسان کرو۔ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں (۱) کتاب اللہ (۲) سنتِ نبویؐ۔ جب تک تم کتاب و سنت کو اپنا معمول بہ بنائے رکھو گے گمراہی سے محفوظ رہو گے۔ مسلمان باہم بھائی بھائی ہیں۔ کسی ایک مسلمان کے لئے دوسرے مسلمان کے مال میں اس کی اجازت کے بغیر تصرف کرنا روا نہیں۔ ایک دوسرے پر مشق ستم نہ کرو۔

"ہاں جاہلیت کے تمام رسم و رواج میرے قدموں کے نیچے ہیں۔ لوگو! بلاشبہ تمہارا پروردگار اور باپ ایک ہے۔ عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر۔ سرخ کو سیاہ پر اور سیاہ کو سرخ پر کوئی بڑائی نہیں۔ لیکن خوفِ خدا کی وجہ سے غلاموں کے ساتھ برابر کا برتاؤ کرو۔ تمہارے غلام! تمہارے غلام! اپنی اور ان کی خوراک پوشاک یکساں رکھو۔ اللہ نے ہر حقدار کو وراثت کے رُو سے اس کا حق دے دیا۔ اب وارثوں کے لئے وصیت ناجائز ہے۔ لڑکا اس شخص کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو۔ زناکار کے لئے پتھر ہے اور اس کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔ جو شخص اپنے آپ کو اپنے باپ کے سوا کسی اور نسب سے ظاہر کرے۔ اور جو غلام اپنے آپ کو اپنے آقا کے سوا کسی اور کے ساتھ منسوب کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ عورت کو اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں سے کچھ لینا جائز نہیں۔ قرض ادا کیا جائے۔ مانگی ہوئی چیز لوٹائی جائے عطیہ واپس کیا جائے۔ ضامن تاوان کا ذمہ دار ہے۔"

اس خطبے کے بعد آنحضرتؐ نے لوگوں سے پوچھا "خدا تم سے میری نسبت دریافت کرے گا تو کیا جواب دو گے؟" سب نے بیک آواز عرض کی "ہم کہیں گے آپؐ نے احکامِ الٰہی ہم تک پہنچا کر اپنا فرض ادا کر دیا۔" حضورؐ نے آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر تین بار فرمایا: "اے خدا! تو گواہ رہنا۔" عرفہ کے دن جب آنحضرتؐ مکہ ہی میں تھے یہ آیت نازل ہوئی:۔

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دیناً ٥

آج ہم نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی۔ اور تمہارے لئے مذہب اسلام کا انتخاب کیا۔

حج سے فراغت پا کر آنحضرتؐ عازمِ مدینہ ہوئے اور وہاں پہنچنے کے بعد حضورؐ کے صاحبزادہ حضرت ابراہیمؓ نے وفات پائی۔"

(تاریخ اسلام نشتر جالندھری صـ۸۴ تا صـ۸۶)

(باقی)

رمضان کے آخری مبارک عشرہ سے وابستہ دو نہایت اہم تاریخی واقعات

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

رمضان المبارک کا آخری عشرہ جہاں لیلۃ القدر قبولیتِ دعا، تزکیہ نفس اور عرفان الٰہی کے بے شمار انوار و برکات اپنے جلو میں لاتا ہے وہاں اس کے آنے سے بعض اہم تاریخی یادیں بھی ہر سال تازہ ہو جاتی ہیں اور خصوصاً دو واقعات جن میں سے ایک کا تعلق چودہ سو سال قبل سے ہے اور دوسرے کا دو ہزار سال کے زمانہ سے۔

پہلا واقعہ

چودہ سو برس سے متعلق واقعہ نزول قرآن کا ہے۔ چنانچہ ام المومنین حضرت عائشہؓ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت واثلہ بن اسقع کی روایت کے مطابق قرآن مجید کے نزول کا آغاز ۲۴ رمضان کو ہوا (در منثور جلد ۱ صفحہ ۱۸۹) اور حضرت علامہ ابن حجر قسطلانیؒ نے زرقانی (جلد ۲ صفحہ ۲۰۶) میں اور حضرت علامہ ابن حیان نے تفسیر بحر المحیط (جلد ۲ صفحہ ۳۹۰) میں اسی روایت کو مستند اور قابل ترجیح قرار دیا ہے بالفاظ دیگر ۲۴ رمضان ان مقدس لمحات کی یاد دلاتا ہے۔ جن میں قرآن کریم جیسی کامل و مکمل اور عالمگیر آسمانی کتاب کا نزول شروع ہوا اور سید الکائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ (فداہ نفسی و روحی) صلے اللہ علیہ وسلم کو خلعت رسالت و نبوت سے سرفراز کیے جانے کا خدا تعالےٰ کی آسمانی بادشاہت کی طرف سے جبرائیل امین کے ذریعہ غارِ حرا میں اعلان کیا گیا۔

خدائی قدرتوں کا یہ عجیب نشان ہے کہ یہ غار بظاہر نہایت تنگ اور تاریک تھی اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ نور عطا کیا گیا۔ جو اولین و آخرین میں صرف آپ کے لئے مخصوص تھا۔ اور جس کی تجلی نے پوری دنیا کو بقعۂ نور بنا دیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"وہ اعلےٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں نہیں تھا وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلےٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولےٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۶۰، ۱۶۱)

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

"جب ہم انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلےٰ درجہ کا جو انمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار اور رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفےٰ و احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی۔"

(سراج منیر صفحہ ۷۲، ۷۳)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ ۲۴ رمضان کی عظیم الشان خصوصیت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غارِ حرا میں جا کر اور دنیا سے منہ موڑ کر اور اپنے عزیز و اقارب کو چھوڑ کر صرف اپنے خدا کی یاد میں مصروف رہا کرتے تھے۔ اور خیال کرتے تھے کہ دنیا سے اس طرح بھاگ کر وہ اپنے فرض کو ادا کریں گے۔ جسے ادا کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے انہیں پیدا کیا ہے۔ انہی تنہائی کی گھڑیوں میں انہی جدائی کے اوقات میں اور انہی غور و فکر کی ساعات میں رمضان کا مہینہ آپ پر آگیا اور جہاں تک معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ ۲۴ رمضان کو وہ جو دنیا کو چھوڑ کر علیحدگی میں چلا گیا تھا۔ اسے اس کے پیدا کرنے والے اس کی تربیت کرنیوالے اس کو تعلیم دینے والے اور اس سے محبت کرنے والے خدا نے حکم دیا کہ جاؤ اور جا کر دنیا کو ہدایت کا راستہ دکھاؤ اور بتایا کہ تم مجھے تنہائی میں اور غارِ حرا میں ڈھونڈتے ہو مگر میں تمہیں مکہ کی گلیوں اور اس کے شور و شغب میں ملوں گا۔"

اسی مضمون میں مزید فرماتے ہیں:۔

"کتنی ہی صدیاں ہمارے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان گزر جائیں۔ کتنے ہی سال ہمیں اور ان کو آپس میں جدا کرتے چلے جائیں۔ کتنے ہی دنوں کا فاصلہ ہم میں اور ان میں حائل ہوتا چلا جائے لیکن جس وقت رمضان کا مہینہ آتا ہے۔ تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان صدیوں اور سالوں کو اس مہینہ نے لپیٹ لپاٹ کر چھوٹا سا کر کے رکھ دیا ہے۔ اور ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ بلکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی قریب نہیں۔ چونکہ قرآن خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ اس سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس تمام فاصلہ کو رمضان نے سمیٹ سمٹا کر ہمیں خدا تعالےٰ کے قریب پہنچا دیا ہے۔"

(تفسیر البقرہ صفحہ ۲۹۱ تا ۳۹۳)

دوسرا واقعہ

مذاہب عالم کے اس اہم ترین واقعہ کے علاوہ رمضان کے آخری عشرہ میں ۲۴ رمضان کو ایک ایسا واقعہ پیش آیا۔ جو نہایت درجہ تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ اور جس پر عیسائی دنیا نے اپنے مخصوص مذہبی اور سیاسی مفادات و مصالح کے پیش نظر صدیوں سے دبیز پردے ڈال رکھے ہیں اور اسے غلط اور مسخ شدہ صورت میں پیش کر کے کروڑوں بندگانِ الٰہی کو گمراہ کر رکھا ہے۔ یعنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بعد کے علاوہ آپ کے جسم عنصری کے بھی زندہ اٹھائے جانے کا نظریہ جو محققین اسلام کے نزدیک قطعی طور پر صلیب پرستوں کی سوچی سمجھی سکیم اور باقاعدہ منصوبہ سے مسلمانوں میں داخل ہوا ہے۔ چنانچہ حضرت امام ابن کثیر نے تفسیر "فتح البیان" جلد دوم صفحہ ۴۹ پر حضرت امام ابن قیم اور شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہما کے حوالہ سے لکھا ہے کہ

وَهُوَ كَمَا قَالَ فَإِنَّ ذَالِكَ إِنَّمَا يُرْوَى عَنِ النَّصَارَى

یعنی حضرت عیسےٰ کے مادی جسم کے ساتھ آسمان پر چڑھ جانے کا عقیدہ نصاریٰ سے آیا ہے۔ اسی طرح جناب ابوالکلام آزاد اپنے مکتوب مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں فرماتے ہیں:۔

"بلاشبہ یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ یہ عقیدہ اپنی نوعیت میں ہر اعتبار سے ایک مسیحی عقیدہ ہے اور اسلامی شکل و لباس میں نمودار ہوا ہے۔" (نقش آزاد صفحہ ۱۰۲)

اللہ تعالےٰ نے بے انتہا رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے حضرت امام حسن علیہ السلام پر کہ آپ نے ۲۷ رمضان ۴۰ھ (مطابق فروری ۶۶۱ء) کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی المناک شہادت پر ایک اہم خطبہ پڑھا۔ جس میں حضرت امام معصوم کے مناقب و فضائل بیان کرنے کے بعد واضح لفظوں میں بتایا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی محض روح مبارک اسی تاریخ کو عالم بالا کی طرف اٹھائی گئی تھی چنانچہ آپ نے فرمایا۔

وَلَقَدْ قُبِضَ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي عُرِجَ فِيهَا بِرُوحِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ

(طبقات کبیر جلد ۳ صفحہ ۲۶)

کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اسی رات فوت ہوئے ہیں۔ جس رات حضرت عیسےٰ کی روح آسمان پر اٹھائی گئی تھی۔ یعنی ۲۷ رمضان کو۔

حضرت امام حسن رضؓ کے اس ارشاد کی تصدیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معراج سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت علی بن عثمان ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب کشف المحجوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

"پیغامبر گفت صلے اللہ علیہ وسلم اندر شب معراج آدم و یوسف و موسےٰ و ہارون و عیسےٰ و ابراہیم را صلوات اللہ علیٰ نبینا و علیہم اجمعین اندر آسمان ہا دیدم و محالہ ان ارواح اپشاں بود" (باب الکلام فی الروح صفحہ ۳۶۴)

بمطابق نسخہ تحریر فرمودہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین ذکریا ملتانی مطبوعہ ماسکو)

یعنی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے معراج کی رات میں آدمؑ۔ یوسف۔ موسےٰ۔ ہارون۔ اور عیسےٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا تو وہ ان انبیاء کی روحیں تھیں

اسی طرح حضرت امام حزم رحمۃ اللہ علیہ کتاب الفصل فی الملل والاھواء والنحل کے صفحہ ۸۹ پر تحریر فرماتے ہیں کہ

فَاِنَّ خَبَرَ الْاِسْرَاءِ الَّذِیْ ذَکَرَہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فِی الْقُرْاٰنِ وَھُوَ مَنْقُوْلٌ نَقْلَ التَّوَاتُرِ وَاَحَدُ اَعْلَامِ النُّبُوَّۃِ ذَکَرَ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ رَاَی الْاَنْبِیَاءَ فِیْ سَمَاءٍ سَمَاءٍ فَمَا رَاَی اِلَّا اَرْوَاحَھُمْ الَّتِیْ ھِیَ اَنْفُسُھُمْ وَمَنْ کَذَّبَ بِھٰذَا اَوْ بَعْضِہٖ فَقَدِ انْسَلَخَ عَنِ الْاِسْلَامِ بِلَا شَکٍّ

(ترجمہ) اسرا کی خبر جس کا ذکر خدائے عزوجل نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ وہ تواتر کے ساتھ منقول ہے۔ نبوت محمدیہ کی سچائی کا بہت بڑا نشان ہے۔ کیونکہ اس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا ہے کہ حضور نے انبیاء علیہم السلام کو مختلف آسمانوں میں دیکھا اور وہ روحیں ہی تھیں جن کو حضور نے مشاہدہ فرمایا اور جو انبیاء کے نفوس تھے۔ اور جو اس (حقیقت) کی تکذیب کرے گا یا اس کے بعض حصوں کو جھٹلائے گا۔ تو وہ بلاشبہ دائرہ اسلام سے دور جا پڑے گا۔

حضرت امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ میں ایک نہایت لطیف نکتہ بھی بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ زاد المعاد (مصری) جلد ۱ صفحہ ۳۰ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

لَمَّا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَقَامِہٖ خَرْقُ الْعَوَائِدِ حَتّٰی شُقَّ بَطْنُہٗ وَھُوَ حَیٌّ لَا یُبَالِیْ بِذٰلِکَ حَرَجَ بِذَاتِ رُوْحِہِ الْمُقَدَّسَۃِ حَقِیْقَۃً مِنْ غَیْرِ اِمَاتَۃٍ وَمَنْ سَرَاہُ لَا یُنَالُ بِذَاتِ رُوْحِہِ الصُّعُوْدُ اِلَی السَّمَاءِ اِلَّا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْمُفَارَقَۃِ فَالْاَنْبِیَاءُ اِنَّمَا اسْتَقَرَّتْ اَرْوَاحُھُمْ ھُنَاکَ بَعْدَ مُفَارَقَۃِ الْاَبْدَانِ وَرُوْحُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَعِدَتْ اِلٰی ھُنَاکَ فِیْ حَالِ الْحَیٰوۃِ ثُمَّ عَادَتْ وَبَعْدَ وَفَاتِہٖ اسْتَقَرَّتْ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی مَعَ اَرْوَاحِ الْاَنْبِیَاءِ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر تھے کہ حضور نے دیکھا کہ خرق عادت طور پر آپ کا شکم مبارک شق کیا گیا اور حضور زندہ ہی رہے۔ اور کوئی درد بھی محسوس نہیں کیا۔ حضور کی روح مقدس فی الحقیقت معراج میں گئی اور حضور پر موت وارد نہیں ہوئی تھی اور یہ حضور علیہ السلام کی ہی خصوصیت ہے کہ آپ کی روح اس طرح آسمان پر گئی اور حضور کے سوا کسی شخص کی روح موت سے پہلے آسمان پر نہیں جا سکی اور تمام انبیاء کی روحوں نے آسمان پر موت اور مفارقت بدن کے بعد ہی قرار پکڑا۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس روح نے زندگی کے عالم میں ہی آسمان پر صعود کیا۔ پھر واپس آئی۔ اور وصال مبارک کے بعد رفیق اعلےٰ میں نبیوں کی روحوں کے ساتھ متمکن ہوگئی۔

حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ اسی حقیقت کے پیش نظر اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد اصالتاً نہیں بلکہ ایک دوسرے وجود کی شکل میں ہوگی۔ چنانچہ آپ آیت بل رفعہ اللہ الیہ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ

رَفْعُ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ اتِّصَالُ رُوْحِہٖ عِنْدَ الْمُفَارَقَۃِ عَنِ الْعَالَمِ السُّفْلِیِّ بِالْعَالَمِ الْعُلْوِیِّ وَکَوْنُہٗ فِی السَّمَاءِ الرَّابِعَۃِ اِشَارَۃٌ اَنَّ مَصْدَرَ فَیْضَانِ رُوْحِہٖ رُوْحَانِیَّۃُ تِلْکَ الشَّمْسِ الَّذِیْ ھُوَ بِمُشَابَۃِ قَلْبِ الْعَالَمِ وَمَرْجِعُہٗ اِلَیْہِ وَتِلْکَ الرُّوْحَانِیَّۃُ نُوْرٌ یُحَرِّکُ ذٰلِکَ الْفَلَکَ بِمَعْشُوْقِیَّۃٍ وَاشْتِیَاقٍ اَشْعَّتِہٖ عَلٰی نَفْسِہِ الْمُبَاشَرَۃِ لِتَحْرِیْکِہٖ وَلَمَّا کَانَ مَرْجِعُہٗ اِلٰی مَقَرِّہِ الْاَصْلِیِّ وَلَمْ یَصِلْ اِلَی الْکَمَالِ الْحَقِیْقِیِّ وَجَبَ نُزُوْلُہٗ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ بِتَعَلُّقِہٖ بِبَدَنٍ اٰخَرَ

(تفسیر حضرت ابن عربی ص۶۵)

فرماتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے رفع کا مطلب یہ ہے کہ مفارقت کے وقت آپ کی روح عالم سفلی سے نکل کر عالم علوی سے متصل ہوگئی۔ اور ان کے چوتھے آسمان پر ہونے میں اس طرف اشارہ ہے کہ آپ کی روح کی فیضان کا جائے صدور اس سورج کے آسمان کی روحانیت ہے۔ جو دنیا جہان کے دل سے مشابہ ہے اور آپ کا مرجع بھی اسی کی طرف ہے۔ اور وہ روحانیت ایک نور ہے جو اس آسمان کو اپنے عشق سے منور کرتا ہے۔ اور اس کے نفس پر شعاعوں کا چمکنا اسی کی تحریک سے ہے۔ اور چونکہ حضرت عیسےٰ کا مرجع اس کی اصل جائے قرار کی طرف ہے۔ اور اپنے کمال حقیقی تک رسائی نہیں پا سکتا۔ لہٰذا آپ آخری زمانہ میں کسی دوسرے وجود کے ساتھ نزول فرمائیں گے۔

مشہور بزرگ حضرت شیخ محمد اکرم صابری قدس اللہ سرہ اقتباس الانوار (ص۵۵) میں حضرت محی الدین ابن عربی کے اس واضح مسلک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"و بعضے بر آنند کہ روح عیسےٰ در مہدی بروز کند و نزول عبارت ازیں بروز است۔"

یعنی بعض صوفیاء یہ مذہب رکھتے ہیں کہ کہ حضرت عیسےٰ کی روح مہدی میں بروز کرے گی۔ اور آپ کے نزول سے مراد آپ کا بروزی رنگ میں ظہور ہی ہے۔

خلاصہ

المختصر حضرت امام حسنؓ نے اس حقیقت کو بے نقاب فرمایا کہ ۲۷ رمضان کو حضرت عیسےٰ ناصری علیہ السلام کی روح مبارک آسمان پر اٹھائی گئی تھی اور امت مسلمہ کے متعدد جلیل القدر صوفیاء و اصفیاء نے اس کی تائید میں اس کے متعدد اہم گوشوں پر ایسی تفصیلی روشنی ڈالی کہ اس کے بعد اسلام اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف عیسائی دنیا کی گہری سازش کی پوری عمارت پاش پاش ہو جاتی ہے۔ اور اسلام اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت سے لبریز ہو کر بالآخر تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ

"اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے۔ اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال و تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔"

(تریاق القلوب ص۷)

درخواست دعاء

۱۔ بروہ ۱۰ فتح مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کی طبیعت معدہ کی تکلیف اور ہاضمہ کی خرابی کی وجہ سے ناحال ناساز چلی آرہی ہے۔ احباب جماعت آخری عشرۂ رمضان کے بابرکت ایام میں خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

۲۔ برادرم عبدالشکور صاحب اسلم ٹیچر احمدیہ سکنڈری سکول بو (مغربی افریقہ) کے متعلق بو (مغربی افریقہ) میں تعلیمی خدمات بجا لا رہے تھے۔ لیکن ان کی صحت وہاں کی آب و ہوا کی وجہ سے بہت خراب ہوگئی۔ چنانچہ ڈاکٹری مشورہ سے آپ کو فوری طور پر واپس بھجوا دیا گیا ہے۔ عزیز بخیریت ربوہ پہنچ چکے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ محمد نواز مومن

نوٹس

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے بمطابق ماڈل شیڈول محصول چنگی میں ترامیم منظور کر کے کیس جناب کلکٹر صاحب کی خدمت میں ارسال کر دیا ہے۔ جس کسی کو اعتراض ہو وہ اپنا اعتراض اشاعت ہذا سے ۳۰ دن کے اندر کلکٹر صاحب جھنگ کی خدمت میں تحریری طور پر کر سکتا ہے۔ مجوزہ شیڈول کا معائنہ اوقات دفتر میں کیا جا سکتا ہے

چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ

INF (M) 836/69

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسانی حقوق کا عالمی منشور

تمہید

چونکہ ہر انسان کی ذاتی عزت اور حرمت اور انسانوں کے مساوی اور ناقابل انتقال حقوق کو تسلیم کرنا دنیا میں آزادی انصاف اور امن کی بنیاد ہے۔

چونکہ انسانی حقوق سے لاپرواہی اور ان کی بے حرمتی اکثر ایسے وحشیانہ افعال کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے جن سے انسانیت کے ضمیر کو سخت صدمے پہنچے ہیں اور عام انسانوں کی بلند ترین آرزو یہ رہی ہے کہ ایسی دنیا وجود میں آئے جس میں تمام انسانوں کو اپنی بات کہنے اور اپنے عقیدے پر قائم رہنے کی آزادی حاصل ہو اور خوف اور احتیاج سے محفوظ رہیں۔

چونکہ یہ بہت ضروری ہے کہ انسانی حقوق کو قانون کی عملداری کے ذریعے محفوظ رکھا جائے اگر ہم یہ نہیں چاہتے کہ انسان عاجز آکر جبر و استبداد کے خلاف بغاوت کرنے پر مجبور ہوں۔

چونکہ یہ بہت ضروری ہے کہ قوموں کے درمیان دوستانہ تعلقات کو بڑھایا جائے۔

چونکہ اقوام متحدہ کی ممبر قوموں نے اپنے چارٹر میں بنیادی انسانی حقوق، انسانی شخصیت کی حرمت اور قدر اور مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق کے بارے میں اپنے عقیدے کی دوبارہ تصدیق کر دی ہے اور وسیع تر آزادی کی فضا میں معاشرتی ترقی کو تقویت دینے اور معیار زندگی کو بلند کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔

چونکہ ممبر ملکوں نے یہ عہد کر لیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے اشتراک عمل سے ساری دنیا میں اصولاً اور عملاً انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کا زیادہ سے زیادہ احترام کریں گے اور کرائیں گے۔

چونکہ اس عہد کی تکمیل کے لئے بہت ہی اہم ہے کہ ان حقوق اور آزادیوں کی نوعیت کو سب سمجھ سکیں، لہٰذا

جنرل اسمبلی اعلان کرتی ہے

کہ

انسانی حقوق کا یہ عالمی منشور تمام اقوام کے واسطے حصولِ مقاصد کا مشترک معیار ہوگا تاکہ ہر فرد اور معاشرے کا ہر ادارہ اس منشور کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے ہوئے تعلیم و تبلیغ کے ذریعے ان حقوق اور آزادیوں کا احترام پیدا کرے اور انہیں قومی اور بین الاقوامی کارروائیوں کے ذریعے ممبر ملکوں میں اور ان قوموں میں جو ممبر ملکوں کے ماتحت ہوں، منوانے کے لئے بتدریج کوشش کرے۔

دفعہ ۱۔ تمام انسان آزاد اور حقوق و عزت کے اعتبار سے برابر پیدا ہوئے ہیں انہیں ضمیر اور عقل ودیعت ہوئی ہے اس لئے انہیں ایک دوسرے کے ساتھ بھائی چارے کا سلوک کرنا چاہیئے۔

دفعہ ۲ (۱) ہر شخص ان تمام آزادیوں اور حقوق کا مستحق ہے جو اس اعلان میں بیان کئے گئے ہیں اور اس حق پر نسل، رنگ، جنس، زبان، مذہب اور سیاسی تفریق کا یا کسی قسم کے عقیدے، اقوام، معاشرے دولت یا خاندانی حیثیت وغیرہ کا کوئی اثر نہ پڑے گا۔ اس کے علاوہ جس علاقے یا ملک سے جو شخص تعلق رکھتا ہے اس کی سیاسی کیفیت دائرہ اختیار یا بین الاقوامی حیثیت کی بنا پر اس سے کوئی امتیازی سلوک نہیں کیا جائے گا۔ چاہے وہ ملک یا علاقہ آزاد ہو یا تولیتی یا غیر مختار ہو یا سیاسی اقتدار کے لحاظ سے کسی دوسری بندش کا پابند ہو۔

دفعہ ۳۔ ہر شخص کو اپنی جان، آزادی اور ذاتی تحفظ کا حق ہے۔

دفعہ ۴۔ کوئی شخص غلام یا لونڈی بنا کر نہ رکھا جا سکے گا۔ غلامی اور بردہ فروشی چاہے اس کی کوئی شکل بھی ہو، ممنوع قرار دی جائے گی۔

دفعہ ۵۔ کسی شخص کو جسمانی اذیت یا ظالمانہ انسانیت سوز یا ذلیل سلوک یا سزا نہیں دی جائیگی۔

دفعہ ۶۔ ہر شخص کا حق ہے کہ ہر مقام پر قانون اس کی شخصیت کو تسلیم کرے۔

دفعہ ۷۔ قانون کی نظر میں سب برابر ہیں اور سب بغیر کسی تفریق کے قانون کے امداد امان پانے کے برابر کے حقدار ہیں اس اعلان کے خلاف جو تفریق کی جائے یا جس تفریق کے لئے ترغیب دی جائے اس سے سب برابر کے بچاؤ کے حقدار ہیں۔

دفعہ ۸۔ ہر شخص کو ان افعال کے خلاف جو اس دستور یا قانون میں دئے ہوئے بنیادی حقوق کو تلف کرتے ہوں۔ یا اختیار قومی عدالتوں سے مؤثر طریقے پر چارہ جوئی کرنے کا پورا حق ہے

دفعہ ۹۔ کسی شخص کو محض حاکم کی مرضی پر گرفتار، نظر بند یا جلاوطن نہیں کیا جائے گا

دفعہ ۱۰۔ ہر ایک شخص کو یکساں طور پر حق حاصل ہے کہ اسکے حقوق و فرائض کا تعین یا اس کے خلاف کسی عائد کردہ جرم کے بارے میں مقدمہ کی سماعت آزاد اور غیر جانبدار عدالت کے کھلے اجلاس میں منصفانہ طریقے پر ہو۔

دفعہ ۱۱۔ (۱) ایسے ہر شخص کو جس پر کوئی فوجداری کا الزام عاید کیا جائے بے گناہ شمار کئے جانے کا حق ہے۔ تاوقتیکہ اس پر کھلی عدالت میں قانون کے مطابق جرم ثابت نہ ہو جائے اور اسے اپنی صفائی پیش کرنے کا پورا موقع نہ دیا جا چکا ہو۔

(۲) کسی شخص کو ایسے فعل یا فروگذاشت کی بنا پر جو ارتکاب کے وقت قومی یا بین الاقوامی قانون کے اندر تعزیری جرم شمار نہیں کیا جاتا تھا، کسی تعزیری جرم میں ماخوذ نہیں کیا جائے گا۔

دفعہ ۱۲۔ کسی شخص کی نجی زندگی خانگی زندگی، گھر بار، خط و کتابت میں من مانے طریقے پر مداخلت نہ کی جائے گی اور نہ ہی اس کی عزت اور نیک نامی پر حملے کئے جائیں گے۔ ہر شخص کا حق ہے کہ قانون اسے حملے یا مداخلت سے محفوظ رکھے۔

دفعہ ۱۳۔ (۱) ہر شخص کا حق ہے کہ اسے ریاست کی حدود کے اندر نقل و حرکت کرنے اور سکونت اختیار کرنے کی آزادی ہو۔

(۲) ہر شخص کو اس بات کا حق ہے کہ وہ ملک سے چلا جائے چاہے یہ ملک اس کا اپنا ہو۔ اور اسی طرح اسے ملک میں واپس آجانے کا بھی حق ہے

دفعہ ۱۴۔ (۱) ہر شخص کو ایذا رسانی سے دوسرے ملکوں میں پناہ ڈھونڈنے اور پناہ مل جائے تو اس سے فائدہ اٹھانے کا حق ہے۔

(۲) یہ حق ان عدالتی کارروائیوں سے بچنے کے لئے استعمال میں نہیں لایا جا سکتا جو خالصتاً غیر سیاسی جرائم یا ایسے افعال کی وجہ سے عمل میں آتی ہیں جو اقوام متحدہ کے مقاصد اور اصول کے خلاف ہیں۔

دفعہ ۱۵۔ (۱) ہر شخص کو قومیت کا حق ہے۔

(۲) کوئی شخص محض حاکم کی مرضی پر اپنی قومیت سے محروم نہیں کیا جائیگا اور اس کو قومیت تبدیل کرنے کا حق دینے سے انکار نہ کیا جائیگا۔

دفعہ ۱۶۔ (۱) بالغ مردوں اور عورتوں کو بغیر کسی ایسی پابندی کے جو نسل، قومیت یا مذہب کی بناء پر لگائی جائے شادی بیاہ کرنے اور گھر بسانے کا حق ہے۔ مردوں اور عورتوں کو نکاح، ازدواجی زندگی اور نکاح کو فسخ کرنے کے معاملے میں برابر کے حقوق حاصل ہیں۔ (۲) نکاح فریقین کی پوری اور آزاد رضامندی سے ہوگا (۳) خاندان معاشرے کی فطری اور بنیادی اکائی ہے اور وہ معاشرے اور ریاست دونوں کی طرف سے حفاظت کا حقدار ہے۔

دفعہ ۱۷۔ (۱) ہر انسان کو تنہا یا دوسروں سے مل کر جائداد رکھنے کا حق ہے۔ (۲) کسی شخص کو زبردستی اس کی جائیداد سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

دفعہ ۱۸۔ ہر انسان کو آزادی فکر، آزادی ضمیر اور آزادی مذہب کا پورا حق ہے اس حق میں مذہب یا عقیدے کو تبدیل کرنے اور پبلک میں یا نجی طور پر تنہا یا دوسروں کے ساتھ مل جلکر عقیدے کی تبلیغ، عمل عبادت اور مذہبی رسمیں پوری کرنے کی آزادی بھی شامل ہے۔

دفعہ ۱۹۔ ہر شخص کو اپنی رائے رکھنے اور اظہار رائے کی آزادی کا حق حاصل ہے اس حق میں یہ امر بھی شامل ہے کہ وہ آزادی کے ساتھ اپنی رائے قائم کرے اور جس ذریعے سے چاہے بغیر ملکی سرحدوں کا خیال کئے علم اور خیالات کی تلاش کرے۔ انہیں حاصل حاصل کرے اور ان کی تبلیغ کرے۔

دفعہ ۲۰۔ (۱) ہر شخص کو پرامن طریقے پر ملنے جلنے اور انجمنیں قائم کرنے کی آزادی کا حق ہے۔

(۲) کسی شخص کو کسی انجمن میں شامل ہونے کے لئے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

دفعہ ۲۱ (۱) ہر شخص کو اپنے ملک کی حکومت میں براہ راست یا آزادانہ طور پر منتخب کئے ہوئے نمائندوں کے ذریعے حصہ لینے کا حق ہے (۲) ہر شخص کو اپنے ملک میں سرکاری ملازمت حاصل کرنے کا برابر کا حق ہے (۳) عوام کی مرضی حکومت کے اقتدار کی بنیاد ہوگی۔ یہ مرضی وقتاً فوقتاً ایسے حقیقی انتخابات کے ذریعے ظاہر کی جائیگی جو عام اور مساوی رائے دہندگی سے ہونگے اور جو خفیہ ووٹ یا اسکے مساوی کسی دوسرے آزادانہ طریق رائے دہندگی کے مطابق عمل میں آئینگے

دفعہ ۲۲۔ معاشرے کے رکن کی حیثیت سے ہر شخص کو معاشرتی تحفظ کا حق حاصل ہے اور یہ حق بھی کہ وہ ملک کے نظام اور وسائل کے مطابق قومی کوشش اور بین الاقوامی تعاون سے ایسے اقتصادی، معاشرتی و ثقافتی حقوق کو حاصل کرے جو اس کی عزت اور شخصیت کے آزاد نشوونما کے لئے لازم ہیں۔

دفعہ ۲۳ - (۱) ہر شخص کو کام کاج روزگار کے آزادانہ انتخاب کام کاج کی مناسب و معقول شرائط اور بیروزگاری کے خلاف تحفظ کا حق ہے۔

(۲) ہر شخص کو کسی تفریق کے بغیر مساوی کام کے لئے مساوی معاوضے کا حق ہے

(۳) ہر شخص جو کام کرتا ہے وہ ایسے مناسب و معقول مشاہرے کا حق رکھتا ہے جو خود اسکے اور اسکے اہل و عیال کے لئے باعزت زندگی کا ضامن ہو۔ اور جس میں اگر ضروری ہو تو معاشرتی تحفظ کے دوسرے ذریعوں سے اضافہ کیا جا سکے۔

(۴) ہر شخص کو اپنے مفاد کے بچاؤ کے لئے تجارتی انجمنیں قائم کرنے اور اس میں شریک ہونے کا حق حاصل ہے

دفعہ ۲۴ - ہر شخص کو آرام اور فرصت کا حق ہے جس میں کام کے گھنٹوں کی حد بندی اور تنخواہ کے علاوہ مقررہ وقفوں کے ساتھ تعطیلات بھی شامل ہیں

دفعہ ۲۵ - (۱) ہر شخص کو اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت اور فلاح و بہبود کے لئے مناسب معیار زندگی کا حق ہے۔ جس میں خوراک، پوشاک، مکان اور علاج کی سہولتیں اور دوسری ضروری معاشرتی مراعات شامل ہیں اور بے روزگاری بیماری، معذوری، بیوگی، بڑھاپا یا ان حالات میں روزگار سے محرومی جو اس کے قبضۂ قدرت سے باہر ہوں، کے خلاف تحفظ کا حق حاصل ہے۔

(۲) زچہ اور بچہ خاص توجہ اور امداد کے حق دار ہیں تمام بچے خواہ وہ شادی سے پہلے پیدا ہوئے ہوں یا شادی کے بعد معاشرتی تحفظ سے یکساں طور پر مستفید ہوں گے۔

دفعہ ۲۶ - (۱) ہر شخص کو تعلیم کا حق ہے تعلیم مفت ہوگی۔ کم سے کم ابتدائی اور بنیادی درجوں میں۔ ابتدائی تعلیم جبری ہوگی۔ فنی اور پیشہ وارانہ تعلیم حاصل کرنے کا عام انتظام کیا جائے گا اور لیاقت کی بنا پر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا سب کے لئے مساوی طور پر ممکن ہوگا۔

۲۔ تعلیم کا مقصد انسانی شخصیت کی پوری نشوونما ہوگا اور وہ انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کے احترام میں اضافہ کرنے کا ذریعہ ہوگی۔ وہ تمام قوموں اور نسلی یا مذہبی گروہوں کے درمیان باہمی مفاہمت، رواداری اور دوستی کو ترقی دے گی اور امن کو برقرار رکھنے کے لئے اقوام متحدہ کی سرگرمیوں کو آگے بڑھائیگی

(۳) والدین کو اسبات کے انتخاب کا اولین حق ہے کہ ان کے بچوں کو کس قسم کی تعلیم دی جائے۔

دفعہ ۲۷ - (۱) ہر شخص کو قوم کی ثقافتی زندگی میں آزادانہ حصہ لینے ادبیات سے مستفید ہونے اور سائنس کی ترقی اور اس کے فوائد میں شرکت کا حق حاصل ہے۔

(۲) ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ اس کے ان اخلاقی اور مادی مفاد کا بچاؤ کیا جائے جو اسے ایسی سائنسی علمی یا ادبی تصنیف سے جس کا وہ مصنف ہے حاصل ہوتے ہیں۔

دفعہ ۲۸ :-

ہر شخص ایسے معاشرتی اور بین الاقوامی نظام میں شامل ہونے کا حق دار ہے جس میں وہ تمام آزادیاں اور حقوق حاصل ہو سکیں جو اس اعلان میں پیش کر دئے گئے ہیں۔

دفعہ ۲۹ :-

(۱) ہر شخص پر معاشرے کے حق ہیں۔ کیونکہ معاشرے میں رہ کر ہی اس کی شخصیت کی آزادانہ اور پوری نشوونما ممکن ہے۔

(۲) اپنی آزادیوں اور حقوق سے فائدہ اٹھانے میں ہر شخص صرف ایسی حدود کا پابند ہوگا جو دوسروں کی آزادیوں اور حقوق کو تسلیم کرانے اور ان کا احترام کرانے کی غرض سے یا جمہوری نظام میں اخلاق، امن عامہ اور عام فلاح و بہبود کے مناسب لوازمات کو پورا کرنے کے لئے قانون کی طرف سے عائد کئے گئے ہیں

(۳) یہ حقوق اور آزادیاں کسی حالت میں بھی اقوام متحدہ کے مقاصد اور اصول کے خلاف عمل میں نہیں لائی جا سکتیں۔

دفعہ ۳۰ :-

اس اعلان کی کسی چیز سے کوئی ایسی بات مراد نہیں لی جا سکتی جس سے کسی ملک گروہ یا شخص کو کسی ایسی سرگرمی میں مصروف ہونے یا کسی ایسے کام کو سرانجام دینے کا حق پیدا ہو جس کا منشا ان حقوق اور آزادیوں کی تخریب ہو جو یہاں پیش کی گئی ہیں۔

تفصیل اجتماعی قیامگاہیں

۱ -	جامعہ احمدیہ	سرگودھا شہر و ضلع
۲ -	ہوسٹل جامعہ احمدیہ	شیخوپورہ شہر و ضلع ڈیرہ غازیخان شہر و ضلع
۳ -	تعلیم الاسلام کالج پرانی عمارت	لاہور شہر و ضلع کیمبلپور شہر و ضلع بہاولپور ڈویژن ضلع ہزارہ
۴ -	تعلیم الاسلام کالج نئی عمارت	جھنگ شہر و ضلع لائلپور شہر و ضلع
۵ -	طبیہ کالج (فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ)	مظفر گڑھ شہر و ضلع میانوالی شہر و ضلع آزاد کشمیر
۶ -	تعلیم الاسلام ہائی سکول	ساہیوال شہر و ضلع جہلم شہر و ضلع ملتان شہر و ضلع خیرپور ڈویژن حیدرآباد ڈویژن
۷ -	بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول	گوجرانوالہ شہر و ضلع راولپنڈی شہر و ضلع
۸ -	بشیر ہال	گجرات شہر و ضلع
۹ -	ایوان محمود	سیالکوٹ شہر و ضلع
۱۰ -	دفتر انصار اللہ	پشاور ڈویژن ڈیرہ اسمٰعیل خاں ڈویژن افغانستان۔
۱۱ -	دارالضیافت	قادیان (عمارت) کوئٹہ قلات ڈویژن کراچی۔ مشرقی پاکستان (افسر جلسہ سالانہ)

دفتر وقف جدید میں مالی کی ضرورت

دفتر وقف جدید کے لئے ایک ٹرینڈ اور تجربہ کار مالی کی ضرورت ہے۔ جو دفتر کے باغیچہ کو موسم کے مطابق خوبصورت اور خوشنما پودوں اور پھولوں سے ہمیشہ مزین رکھے۔

مالی کے مقررہ گریڈ ۵۸-۱-۶۵ میں حسب قابلیت تنخواہ مقرر کی جائیگی۔ درخواستیں ۱۵/۱۲/۶۹ تک دفتر وقف جدید میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ)

ضرورت ہے

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں دو انسپکٹران ایک کلرک۔ ایک مددگار کارکن کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے دیندار، نیک اور مستعد احباب امیر مقامی اور قائد مقامی کی سفارش سے مورخہ ۱۰ فتح ۱۳۴۸ ہش (۱۰ دسمبر ۱۹۶۹ء) تک اپنی درخواستیں محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام بھجوا دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

نوجوانوں کی تربیت کیلئے تاریخ احمدیت کا مطالعہ از حد ضروری ہے

ادارۃ المصنفین ربوہ

دورِ ثانی کے واقفین وقف عارضی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف عارضی کی تحریک کا دوسرا پنج سالہ دور یکم ہجرت (مئی ۱۹۶۹ء) سے جاری فرمایا ہے جو دوست اس تحریک کے ماتحت جانی خدمات بجا لا چکے ہیں ان کے ناموں کی فہرست بغرض تحریک دعات شائع کی جاری ہے احباب کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ اس مبارک تحریک میں حصہ لیں کم از کم دو ہفتے کے لئے وقف عارضی ہوتا ہے۔ فارم وقف عارضی دفتر سے طلب فرما سکتے ہیں:

(ابو العطاء۔ ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد و تعلیم القرآن ربوہ)

۳۷۹	مکرم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ۔ بہاول نگر		
۳۸۰	" زبیر احمد صاحب خالد کالونی ملتان چھاؤنی		
۳۸۱	" رائے محمد خان صاحب سوہجا گا۔	ضلع سرگودھا	
۳۸۲	" نقل الکریم صاحب چنڈ	ضلع جھنگ	
۳۸۳	" بدرالدین صاحب ڈسکہ	ضلع سیالکوٹ۔	
۳۸۴	" بشیر احمد صاحب صراف۔ ڈسکہ	ضلع سیالکوٹ	
۳۸۵	" رحیم داد صاحب	ہری پور ہزارہ	
۳۸۶	" احمد خان صاحب	ننگلہ	ضلع سرگودھا
۳۸۷	" شیخ غلام باری صاحب پنشنر	گوگیرہ	ضلع ساہیوال
۳۸۸	" میاں غلام محمد صاحب زرگر	صدر گوگیرہ	" ساہیوال
۳۸۹	" حافظ احمد علی صاحب	تحصیل خوشاب	
۳۹۰	" راجہ بشیر احمد صاحب	چک ۲۰	ضلع گجرات
۳۹۱	" چوہدری محمد حیات صاحب	مدرسہ چھچھ	ضلع گوجرانوالہ
۳۹۲	" علی محمد صاحب	"	"
۳۹۳	" محمد ارشاد صاحب	چھچھ موہلن کے	" گوجرانوالہ
۳۹۴	" چوہدری غلام رسول صاحب	موہلن کے	"
۳۹۵	" چوہدری خدا بخش صاحب	چھچھ چک ۱۳۹ R.B.	لائل پور
۳۹۶	" ماسٹر محمد بخش صاحب سولنگی	نوشکی	ضلع گوجرانوالہ
۳۹۷	" محمد یونس خان صاحب بی اے بی ایڈ	راہ والی	" "
۳۹۸	" پیر محمد صاحب	مدرسہ چھچھ	" "
۳۹۹	" بشیر احمد صاحب بی اے بی ایڈ	ربوہ	" جھنگ
۴۰۰	" مرزا محمد برہان صاحب ناصر	ربوہ	" "
۴۰۱	" انوار الحسن صاحب	ربوہ	" "
۴۰۲	" حکیم رحیم بخش صاحب	سندر گڑھی	" لائل پور
۴۰۳	" حفیظ احمد صاحب	چک ۵۶۵ گ ب	" جڑانوالہ
۴۰۴	" عزیز اللہ صاحب	کراچی	
۴۰۵	" حاجی احمد صاحب سہرانی	ڈیرہ غازی خان	
۴۰۶	" چوہدری سید محمد صاحب	گولڑیالہ	ضلع گجرات
۴۰۷	" نور محمد صاحب ولد میاں فضل دین صاحب طارق	حافظ آباد	
۴۰۸	" حکیم مقبول احمد صاحب	گوجرہ	
۴۰۹	" منور احمد خان صاحب وقف بہشتی مقبرہ ربوہ		
۴۱۰	" داؤد احمد صاحب	موضع مونگ	ضلع گجرات
۴۱۱	" ظفر اللہ خان صاحب	موضع مونگ	ضلع گجرات
۴۱۲	" محمد ایوب صاحب	موضع مونگ	ضلع گجرات
۴۱۳	" شریف احمد صاحب دیڑھوی	کرنڈی	ضلع خیرپور
۴۱۴	" مرزا محمد افضل صاحب	E ٹائپ کالونی	حیدرآباد
۴۱۵	" منور احمد خان صاحب	چک نمبر ۲۶	ضلع گجرات
۴۱۶	" ماسٹر خیر الدین صاحب	چک نمبر ۸	تحصیل خوشاب

اعلانات دار القضاء

۱۔ محترمہ امیر بیگم صاحبہ بیوہ مہاشہ محمد عمر صاحب مرحوم نے درخواست دی ہے کہ مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کا P.F مبلغ -/۲۰۴۲ روپے دفتر پی ایف صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع ہے۔ یہ رقم مجھے ادا کر دی جائے میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارث ہیں۔ ان کو مذکورہ رقم ادا ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے (۱) محمد احمد (۲) منیر احمد صاحب ناصر (۳) نصیر احمد صاحب ظفر پسران مہاشہ صاحب مرحوم (۴) امۃ الحفیظ ثریا صاحبہ دختر مرحوم۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جاوے

(۲)

مکرم محمد جمیل صاحب سب انسپکٹر پولیس ریلوے خانیوال نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ بتاریخ ۱۲/۶۹ وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ کی امانت ذاتی کھاتہ نمبر 298/122-347 صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں مبلغ -/۲۰۰۰ روپے جمع ہیں۔ مذکورہ رقم میں سے مبلغ ۳۸۰ روپے حصہ وصیت وضع کر کے بقیہ رقم مبلغ -/۱۱۷۰ روپے مجھے ادا کر دی جائے۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارث ہیں

ان کو یہ رقم مجھے دیئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے (۱) ادریس احمد صاحب پسر مرحومہ (۲) نسیم اختر صاحبہ (۳) فہمیدہ صاحبہ (۴) سعیدہ صاحبہ (۵) تسنیم کوثر صاحبہ دختران مرحومہ

اگر کسی وارث [illegible] ۲ یوم تک اطلاع دی جاوے

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کے لئے بہترین سرمہ جو متعدد جڑی بوٹی کا سیاہ رنگ جوہر ہے بچوں بڑوں سب کے لئے یکساں مفید ہے۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

سرمہ خورشید

ایک لاجواب اور عجوبہ روزگار سرمہ آنکھوں کی ہسٹیلی امراض خارش پانی بہنا، بہمنی، موتیا، کوکے وغیرہ کے لئے لاجواب تحفہ

قیمت فی شیشی:- ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ فون ۳۸

تسہیل ولادت

پیدائش کی گھڑیوں کی معاون -/۳

گرہستی

بچوں کو پیدائش کے بعد دینے کے لئے -/۳

حب مسان

سوکھے کی کامیاب دوا -/۳

بچوں کی چونڈی

دستولہ کو روکنے کی بہترین دوا -/۲

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

ربوہ کے دو مشہور عالم تحفے

رجسٹرڈ

ہاضمون چورن

تبخیر معدہ اور پیٹ کی تمام بیماریوں کے لئے ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا۔

سرمہ مسیحائی

امراض چشم کے لئے بہترین سرمہ

المشتہر حکیم نذیر احمد رجسٹرڈ طبیب

نصرت دواخانہ ہاضمون رجسٹرڈ ربوہ

فاؤنٹین پن کے لئے چائنا سٹار انک ربوہ کے ہر جنرل مرچنٹ سے مل سکتی ہے

باقی احکام کو نظر انداز کر کے صرف چند احکام پر ہی عمل کو کافی سمجھنا شیطانی وسوسہ ہے

اپنے اعمال کا جائزہ لیتے رہو اور شیطانی وساوس سے ہمیشہ بچنے کی کوشش کرو

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ؕ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"فرماتا ہے۔ اے مومنو! تم سارے کے سارے پورے طور پر اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ اور اس کی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر کامل طور پر رکھ لو۔ یا اے مسلمانو تم اطاعت اور فرمانبرداری کی ساری راہیں اختیار کرو۔ اور کوئی بھی حکم ترک نہ کرو۔ اس آیت میں كَآفَّةً اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کا بھی حال ہو سکتا ہے اور اَلسِّلْمِ کا بھی۔ پہلی صورت میں اس کے یہ معنے ہیں کہ تم سب کے سب اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ یعنی تمہارا کوئی فرد بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو اطاعت اور فرمانبرداری کے مقام پر کھڑا نہ ہو۔ یا جس میں بغاوت اور نشوز کے آثار پائے جاتے ہوں۔ دوسری صورت میں اس کے یہ معنے ہیں کہ تم پورے کا پورا اسلام قبول کرو۔ یعنی اس کا کوئی حکم ایسا نہ ہو جس پر تمہارا عمل نہ ہو یہ قربانی ہے جو اللہ تعالیٰ ہر مومن سے چاہتا ہے کہ انسان اپنی تمام آرزوؤں تمام خواہشوں اور تمام امنگوں کو خدا تعالیٰ کے لئے قربان کر دے اور ایسا نہ کرے کہ جو اپنی مرضی ہو وہ تو کرے اور جو نہ ہو وہ نہ کرے یعنی اگر شریعت اس کو حق دلاتی ہو تو کہے میں شریعت پر چلتا ہوں اور اسی کے ماتحت فیصلہ ہونا چاہیئے۔ لیکن اگر شریعت اس سے کچھ دلوائے اور ملکی قانون نہ دلوائے تو کہے کہ ملکی قانون کی رُو سے فیصلہ ہونا چاہیئے۔ یہ طریق حقیقی ایمان کے بالکل منافی ہے۔

چونکہ پچھلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا کہ مسلمانوں میں بعض ایسے کمزور لوگ بھی پائے جاتے ہیں۔ جو قومی ترقی اور رفاہیت کے دور میں فتنہ و فساد پر اُتر آتے ہیں۔ اور وہ بھول جاتے ہیں کہ ہماری پہلی حالت کیا تھی اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں کیا کچھ عطا کر دیا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نصیحت فرماتا ہے کہ بے شک تم مومن کہلاتے ہو مگر تمہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ صرف مونہہ سے اپنے آپ کو مومن کہنا تمہیں نجات کا مستحق نہیں بنا سکتا تم اگر نجات حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا طریق یہ ہے کہ اوّل ہر قسم کی منافقت اور بے ایمانی کو اپنے اندر سے دُور کرنے کی کوشش کرو۔ اور قوم کے ہر فرد کو ایمان اور اطاعت کی مضبوط چٹان پر قائم کر دو۔ دوم صرف چند احکام پر عمل کر کے خوش نہ ہو جاؤ بلکہ خدا تعالیٰ کے تمام احکام پر عمل بجا لاؤ اور صفات الٰہیہ کا کامل مظہر بننے کی کوشش کرو۔

پھر فرماتا ہے وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ۔ تم شیطان کے پیچھے نہ چلو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اس آیت میں خطوات کا لفظ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے کہ شیطان ہمیشہ قدم بقدم انسان کو گمراہی کی طرف لے جاتا ہے۔ وہ کبھی یکدم کسی انسان کو بڑے گناہ کی تحریک نہیں کرتا بلکہ اسے بدی کی طرف صرف ایک قدم اٹھانے کی ترغیب دیتا ہے اور جب وہ ایک قدم اٹھا لیتا ہے تو پھر دوسرا قدم اٹھانے کی تحریک کرتا ہے اس طرح آہستہ آہستہ اور قدم بقدم اسے بڑے گناہوں میں ملوث کر دیتا ہے۔ پس فرماتا ہے ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ تمہارا صرف چند احکام پر عمل کر کے خوش ہو جانا اور باقی احکام کو نظر انداز کر کے سمجھ لینا کہ تم پکے مسلمان ہو ایک شیطانی وسوسہ ہے اگر تم اسی طرح احکام الٰہیہ کو نظر انداز کرتے رہے تو فقط جن احکام پر تمہارا اب عمل ہے ان احکام پر بھی تمہارا عمل جاتا رہیگا پس اپنے اعمال کا جائزہ لیتے رہو اور شیطانی وساوس سے ہمیشہ بچنے کی کوشش کرو۔

ناظمین اضلاع انصار اللہ توجہ فرمائیں

ناظمین اضلاع مجلس انصار اللہ کے فرائض میں سے ایک اہم ذمہ داری یہ بھی عائد کی گئی ہے کہ ان کے حلقہ کی سب مجالس اپنے چندہ جات سو فی صدی بروقت ادا کریں۔ مجلس کا مالی سال ۳۰ دسمبر کو ختم ہو رہا ہے۔ ناظمین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کی مجالس کا فوری جائزہ لیں کہ کوئی مجلس بقایا دار تو نہیں۔ اگر بقایا دار ہو تو وصولی کے لئے فوری کارروائی فرمائیں۔

اگر ناظمین اپنی اپنی مجالس کی باقاعدہ نگرانی فرماتے رہے تو ان کے پاس بقایا دار مجالس کا حساب ہوگا۔ اگر نہ ہو تو مرکز سے حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ کام فوری توجہ کا محتاج ہے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مسجد مبارک میں درس القرآن کا بابرکت سلسلہ

یکم رمضان المبارک (۱۲ نومبر) سے مسجد مبارک ربوہ میں پورے قرآن کریم کے درس کا جو مبارک سلسلہ شروع ہوا تھا وہ بفضلہ تعالیٰ مسلسل جاری ہے۔ اس سلسلہ میں محترم مولوی قمر الدین صاحب فاضل نے ۲۲، ۲۳، ۲۴ رمضان المبارک کو سورہ سبا رکوع ۴ سے سورہ زخرف تک درس دیا۔ ۲۵ رمضان سے محترم مولوی ظہور حسین صاحب درس دے رہے ہیں آپ نے سورہ الدخان سے درس شروع کیا تھا آپ آج ۲۷ رمضان (۸ دسمبر) کو سورہ تحریم تک درس دے کر اپنے حصہ کا درس مکمل کریں گے۔ آپ کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب ۲۸ اور ۲۹ رمضان کو سورہ الملک سے سورہ الناس تک درس دیں گے اس طرح ۲۹ رمضان کو انشاء اللہ العزیز پورے قرآن مجید کا درس مکمل ہو جائے گا۔

شکریہ احباب اور خاص دعاؤں کی درخواست

بقیہ صفحہ اوّل

اور مکمل صحت یابی کے لئے خاص دعاؤں کی درخواست کروں۔ اب بھی معمولی تکلیف کبھی کبھی ہو جاتی ہے

میں اپنے بھائیوں اور بہنوں سے درخواست کرتا ہوں کہ ان بابرکت ایام میں خاص طور پر خاکسار کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکمل طور پر اور ایسے طریق پر شفا عطا فرمائے کہ بیماری کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے اور اللہ تعالیٰ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے اور دینی اور دنیوی حسنات سے نوازے وما ذالک علی اللہ العزیز۔

میں ان ڈاکٹروں کا بھی ممنون ہوں جنہوں نے میرے علاج معالجہ میں حصہ لیا مثلاً مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب ابن حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب ہیں جو فوری طور پر پہنچ گئے تھے۔ اور رات کا اکثر حصہ میرے پاس موجود رہے اسی طرح برادرم مکرم و محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے بھی ہر طرح علاج میں توجہ فرمائی۔ پھر عزیزم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مسلسل تین چار ماہ تک روزانہ ہی طبی معائنہ کی غرض سے آتے رہے اللہ تعالیٰ ان کو بہتر جزائے خیر عطا فرمائے۔

ربوہ کے ڈاکٹروں میں ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نے بھی علاج میں کافی حصہ لیا اور باوجود خود بیمار ہونے کے وقتاً فوقتاً تشریف لاتے رہے۔ لاہور کے ڈاکٹروں میں سے مکرم ڈاکٹر محمد شفیق صاحب کئی دفعہ ربوہ تشریف لائے اور مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب نے بھی دوسرے ڈاکٹروں کو بھجوانے میں اور بعض دیگر امور میں ہر طرح تعاون فرمایا اور خود بھی تشریف لائے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

میں دوستوں کی خدمت میں اپنی بیوی کی صحت و عافیت کے لئے بھی خاص دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ میری بیماری میں انہوں نے رات اور دن ایک کر کے تیمارداری کا پورا حق ادا کیا اور اپنے آرام کا بھی بالکل خیال نہیں کیا اللہ تعالیٰ ان کو بہتر جزاء عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے آمین!